مسجد کے اندر پڑھی جائے یا باہر یہ اختلافی مسئلہ ہے حنفی مسلک کی رو سے نمازِ جنازہ مسجد سے باہر ہونی چاہیئے، اس مقالے میں حنفی مسلک کی تائید کی گئی ہے اور اس کے لئے بہت سارے دلائل فراہم کئے گئے ہیں اور دوسرے مسلک کے حامیوں نے جو جوابات اور حنفی مسلک پر اعتراضات کئے ہیں ان کے جوابات دیئے گئے ہیں اور حدیث و اسماء الرجال کی کتابوں سے ایسی ایسی نادر بحثیں پیش کی ہیں کہ اہلِ علم اور اربابِ درس ان سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں مصنف علام نے بڑے بڑے محدثین اور علماء اسماء الرجال پر ایرادات و تعقبات کئے ہیں اور بڑی دور رس گرفتیں کی ہیں، بحث چونکہ تمام تر فقہی ہے اس لئے عام لوگ اس میں دلچسپی کم لیں گے مگر علماء محققین اور اہلِ درس اساتذہ و طلباء کو ضرور اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔

اس میں چونکہ ایک خاص مسلک کی نمائندگی کی گئی ہے اس لئے قدرتی بات ہے اس میں کہیں کہیں مناظرانہ رنگ جھلکتا ہے مگر کوئی بات بے تحقیق نہیں لکھی گئی ہے ہماری رائے میں مولانا موصوف اگر اس رسالہ کو کسی علمی مجلہ میں قسط وار شائع کرتے جیسا کہ اس سے قبل اپنا ایک مقالہ وہ شائع کر چکے ہیں تو زیادہ اچھا ہوتا اور اس رسالے کی اشاعت کا جو بار مصنف پر پڑا وہ نہ پڑتا اور مضمون اہلِ علم کے سامنے آجاتا، بعد کو جب مناسب ہوتا کتابی شکل میں شائع کر دیتے بہرحال ہم اہلِ علم و اربابِ درس اور خاص طور پر حدیث سے تعلق رکھنے والے فضلاء سے اس کے مطالعہ کی پرزور سفارش کرتے ہیں۔ طلبۂ حدیث کے سامنے اس کے مطالعہ سے تحقیق کا بلند معیار سامنے آئے گا۔

کنز الآخرہ، معروف بہ شریعت نامہ

از مولانا چودھری عبد اللطیف خاں صاحب۔ صفحات ۴۰۰ سائز کلاں، کتابت طباعت بہتر

پتہ: ممتاز علی خاں ایم اے پی ایچ ڈی، قصبہ سہاور ضلع ایٹہ
یہ کتاب شرح وقایہ کا منظوم اردو ترجمہ ہے جس میں جابجا کنز الدقائق اور در مختار وغیرہ سے بھی مسائل اخذ کئے ہیں، اس کتاب میں تمام مسائل طہارت نماز، روزہ، زکوٰۃ حج مسائل میراث وغیرہ کا بیان ہے، نظم کے ساتھ اس سے بھی زیادہ شرح و بسط سے حاشیہ میں مسائل کی وضاحت کی گئی ہے، کتاب کے شروع میں مصنف کے حالات تفصیل سے دیئے گئے ہیں۔

کتاب کی ترتیب کی صورت یہ رہی ہے کہ مؤلف موصوف مسائل کو نظم کرتے اور اپنے استاذ مولانا حافظ امیر حسن سہسوانی انصاری کو دکھا دیتے وہ اس میں اصلاح و ترمیم کر دیتے تھے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ نظم کا دامن نثر کے مقابلہ میں تنگ ہوتا ہے، نثر میں کسی بات کو جس عمدگی سے کہا جا سکتا ہے۔ خصوصاً مسائل فقہ کو اتنا نظم میں نہیں کہا جا سکتا خصوصاً جب کہ نظم کرنے والا کوئی بہت قادر الکلام شاعر بھی نہ ہو، چنانچہ گزشتہ دور کی اکثر اردو کتابوں کی طرح اس میں بھی مسائل پوری طرح واضح نہیں ہو سکے اور جو اصل مقصد ہے یعنی مبتدی طلبہ اور طالبات اس سے مسائل ضروریہ کو جان سکیں وہ مقصد اس سے بخوبی حاصل نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ اس کی شرح کی ضرورت پڑی، تاہم منظوم متن اور اس کی نثر میں شرح دونوں سے مل کر یہ مسائل ضروریہ کا بہت اچھا مجموعہ تیار ہو گیا ہے، مسائل کو سمجھانے کی امکانی کوشش کی گئی ہے، البتہ کتاب کی زبان عام فہم نہیں ہے۔

کتاب پر قیمت درج نہیں ہے، کتاب کے ساتھ ایک دستی سلپ (پرچی) بھی گئی ہے جس میں پبلشر جناب ممتاز علی صاحب نے لکھا ہے کہ کتاب مفت تقسیم ہوتی ہے، باہر سے منگوانے والے حضرات دو روپیہ ڈاک خرچ بھیج کر ممتاز علی خاں شعبۂ فارسی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ جذبہ قابلِ قدر ہے کہ بڑے سائز کی چار سو صفحات کی ضخیم کتاب مفت تقسیم کی جا رہی ہے خدا تعالیٰ منتظم حضرات اور مؤلف مرحوم کو جزائے خیر عطا فرماتے اور مطالعہ کرنے والوں کو نفع بخشے۔ (عبداللہ طارق)

بقیہ صفحہ ۲۲۲

اجمالاً میر کے کلام میں ادب و سماج اور جذبہ و فکر کا وہ گہرا رشتہ ہے جو تاریخی حقائق میں حسن اور زندگی پیدا کر دیتا ہے اور اس طرح ان کی شاعری سے سالہا سال کی تہذیبی روایات، تمدنی وراثت اور تاریخی عوامل کی جلوہ گری ہوتی ہے۔